Department of Islamic Studies 9/06/2021 Paper MIS-103
M.A. Islamic Studies Semester I Time : 10:00 to 11:00

Topic: Reasons for the status of hadiths (B)

Dr.Mohd Akram Raz

وضع احادیث کے اسباب: (ب)

- اس وقت تک مسلمانوں میں فرقہ پرستی کی وبا پھیل چکی تھی۔ بہت سے فرقہ پرست متعصب افراد نے اپنے نقطہ نظر اور افکار کی حمایت اور اپنے مخالفین کی مذمت میں احادیث وضع کرنا شروع کیں۔ جرح وتعدیل کے مشہور امام ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب "الجرح والتعدیل" کے مقدمے میں ایسے ہی ایک صاحب، جو احادیث گڑھا کرتے تھے اور بعد میں اس مذموم عمل سے توبہ کر چکے تھے، کا یہ قول نقل کیا ہے، " اس بات پر نظر رکھو کہ تم اپنا دین کن لوگوں سے اخذ کر رہے ہو۔ ہمارا یہ حال رہا ہے کہ جب ہمیں کوئی چیز پسند ہوتی تو اس کے لئے حدیث گڑھ لیا کرتے تھے۔"
- چونکہ محدثین کو معاشرے میں باعزت مقام حاصل تھا اور ان کے لئے دنیاوی جاہ اور مال و دولت کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اس لئے بعض مفاد پرستوں نے بھی یہ فوائد حاصل کرنے کے لئے اپنی طرف سے حدیثیں گڑھ کر پھیلانا شروع کر دیں یہ مفاد پرست جو خود تو اس قابل تھے نہیں کہ محدثین جتنی محنت کر سکتے تھے، انہوں نے سستی شہرت کے حصول کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ اپنی طرف سے حدیثیں وضع کرنا شروع کر دیں۔

- بعض ایسے افراد بھی تھے جو ذاتی طور پر بہت نیک تھے۔ انہوں نے جب یہ دیکھا کہ مسلم معاشرے میں دنیا پرستی کی وبا پھیلتی جا رہی ہے تو انہوں نے اپنی ناسمجھی اور بے وقوفی میں دنیا پرستی کی مذمت، قرآن مجید کی سورتوں اور نیک اعمال اور اوراد و وظائف کے فضائل میں حدیثیں گڑھ کر بیان کرنا شروع کر دیں تاکہ لوگ نیکیوں کی طرف مائل ہوں، انہیں جعلی احادیث کی بڑی تعداد آج بھی بعض کم علم مبلغ اپنی تقاریر میں بڑے زور شور کے ساتھ بیان کرتے نظر آتے ہیں۔ مصر کے ایک مشہور محدث اور محقق حضرت علامہ احمد محمد شاکر (م ۱۹۵۷ء) لکھتے ہیں " احادیث گڑھنے والوں میں بدترین لوگ اور مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہونچانے والے وہ ہیں جن ہوں نے خود کو زہد و تصوف سے وابستہ کرر کھا ہے۔ یہ لوگ نیکی کے اجر اور برائیوں کے برے انجام سے متعلق احادیث وضع کرنے میں موئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ اس خود فریبی میں مبتلا ہیں کہ اپنے اس عمل کے زریعے وہ اللہ سے اجر پائیں گے۔" حضرت امام مسلم، صحیح مسلم کے مقدمے میں لکھتے ہیں، "ہم نے ان صالحین کو حدیث سے زیادہ کسی اور چیز میں جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔"

ان تمام عوامل کے نتیجے میں حدیث کے پاکیزہ اور صالح ذخیرے میں بہت سی جعلی احادیث کی ملاوٹ ہو گئی۔ اس موقع پر ہمارے محدثین نے ایک نہایت ہی اعلی نوعیت کا اہتمام فرمایا، انہوں نے اپنی دن رات کی محنت سے احادیث بیان کرنے والوں کی عمومی شہرت کا

ریکارڈ مرتب کرنا شروع کر دیا۔ان کی ان کاوشوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسماءالرجال اور جرح وتعدیل کا وہ فن وجود میں آگیا کس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ مشہور جرمن مستشرق ڈاکٹر اسپرنگر کے مطابق یہ ایک ایسا فن ہے جس کی مدد سے پانچ لاکھ افراد کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہے۔